بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا   Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

رمضان المبارک کی مناسبت سے قبولیت دعا کی شرائط اور فلسفے کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے بصیرت افروز ارشادات کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 08/ اپریل 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ. اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ. اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ. صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ. غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرہ کی آیت 187 وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ کی تلاوت فرمائی اور آیتِ مبارکہ کا درج ذیل ترجمہ پیش فرمایا۔

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً مَیں قریب ہوں۔ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کے مہینے سے ہم گزر رہے ہیں۔ یہ مہینہ دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں فیضِ خاص کا چشمہ جاری فرما دیا ہے۔ اس مہینے میں انسان اپنا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے کرتا ہے۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ عام حالات میں تو شیطان کو کھلی چھوٹ ہوتی ہے لیکن رمضان کے مہینے میں اسے باندھ دیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی خاطر روزہ رکھنے والوں کو مکمل طور پر اپنی حفاظت کے حصار میں لے لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے دار کی جزا مَیں خود ہو جاتا ہوں۔ یہ کتنی بڑی خوش خبری ہے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے یہ رمضان کی فرضیت، اہمیت، احکامات اور روزوں کی اہمیت کے بارے میں بیان کی جانے والی آیات کے بیچ میں آنے والی آیت ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ نے دعا کی قبولیت کے طریق کے

متعلق بیان فرمایا ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں بیان فرمایا ہے کہ جو عباد الرحمٰن ہیں یا عباد الرحمٰن بننا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گھبراؤ نہیں مَیں تمہارے قریب ہی ہوں۔ میری تمام صفات پر کامل یقین اور ایمان رکھو پھر دیکھو کس طرح قبولیتِ دعا کے نظارے تم دیکھتے ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اللہ جلّ شانہٗ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لیے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکاوزاری سے اس دروازے میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی اور طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے۔

قبولیتِ دعا کے لیے کیسی حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے؟ اس بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لیے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔

اس مضمون کو بھی خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے جہاں وہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی جو لوگ ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے راستے دکھاتے ہیں۔ پس رمضان کا مہینہ خاص طور پر اس جہاد کا مہینہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ بھلا یہ کیونکر ہو سکے کہ جو شخص نہایت لاپروائی سے سستی کر رہا ہے وہ ایسا ہی خدا کے فیض سے مستفیض ہو جائے جیسے وہ شخص کہ جو تمام عقل تمام زور اور تمام اخلاص سے اس کو ڈھونڈتا ہے۔

پس دعاؤں کی قبولیت کے لیے بھی پہلے اپنی حالتوں کو بدل کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم بڑھانا ضروری ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بندہ میری طرف ایک قدم چل کر آتا ہے تو مَیں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں۔ پس خدا تعالیٰ تو ہم پر اتنا مہربان ہے لیکن اخلاص و وفا شرط ہے۔ یہ نہیں کہ رمضان میں تو دعویٰ کریں کہ ہم نمازیں پڑھیں گے، خدا تعالیٰ کے احکامات اور حقوق العباد ادا کریں گے لیکن رمضان گزرنے کے بعد پھر خدا تعالیٰ اور اس کے احکامات کو بھول جائیں۔ دنیاداری ہم پر غالب ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ پر یہ شکوہ نہیں ہونا چاہیے کہ خدا تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ مَیں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں لیکن میری دعائیں تو نہیں سنی گئیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت اپنے بندے کو پیار کی آغوش میں لینے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے تو اپنے بندے کے اپنی طرف آنے کی اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی ایک ماں کو اپنے گم شدہ بچّے کے ملنے کی خوشی ہوتی ہے یا جس طرح ایک مسافر کو ریگستان میں اپنے سامان سے لدے گم شدہ اونٹ کے ملنے سے خوشی ہوتی ہے۔

پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اس فیض سے حصّہ لینے والے بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے جہاد کو کبھی کم نہ ہونے دیں۔ یہ ایسا مضمون ہے جسے بار بار سن کر سمجھنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اس مضمون سے متعلق مَیں حضرت مسیح موعودؑ کے بعض ارشادات پیش کرتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ جس طرح ہماری دنیاوی زندگی میں ہر فعل کے لیے ایک ضروری نتیجہ ہے ایسا ہی دین کے متعلق بھی یہی قانون ہے۔ خدا تعالیٰ ان دو مثالوں میں صاف فرماتا ہے کہ جو لوگ اس فعل کو بجالائے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی جستجو میں پوری پوری کوشش کی تو اس فعل کے لیے لازمی طور پر ہمارا یہ فعل ہوگا کہ ہم ان کو اپنی راہ دکھادیں گے۔ اور جن لوگوں نے کجی اختیار کی اور سیدھی راہ پر چلنا نہ چاہا تو ہمارا فعل اس کی نسبت یہ ہوگا کہ ہم ان کے دلوں کو کج کر دیں گے۔

فرمایا: انسان کے دل پر کئی قسم کی حالتیں وارد ہوتی رہتی ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ سعید روحوں کی کمزوری کو دُور کرتا ہے اور پاکیزگی اور نیکی کی قوت بطور موہبت عطا فرماتا ہے۔ ایک اور مقام پر فرمایا کہ جو ہماری راہ میں جہاد کرے گا ہم اس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے یہ تو وعدہ ہے۔ ادھر یہ دعا بھی سکھادی کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سو انسان کو چاہیے کہ اس کو مدِ نظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔

قادیان کا ایک واقعہ کسی نے بیان کیا ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک صحابی مسجد مبارک کے کونے میں کھڑے نماز میں بڑی رقت اور خشیت سے ہاتھ باندھ کر دعا کیے جا رہے تھے۔ جب غور کر کے سنا تو بار بار اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کا فقرہ دہرا رہے تھے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ جس قدر کاروبار دنیا کے ہیں سب میں اوّل انسان کو کچھ کرنا پڑتا ہے۔ جب وہ ہاتھ پاؤں ہلاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی برکت ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی راہ میں بھی وہی لوگ کمال حاصل کرتے ہیں جو مجاہدہ کرتے ہیں... فرمایا: اللہ تعالیٰ کو پانے کے لیے محنت کی ضرورت ہے۔ جس طرح وہ دانہ تخم ریزی کے بدوں کوشش اور آبپاشی کے بے برکت رہتا بلکہ خود بھی فنا ہو جاتا ہے اسی طرح تم بھی اس اقرار کو ہر روز یاد نہ کرو گے اور دعائیں نہ مانگو گے کہ خدایا ہماری مدد کر تو فضلِ الٰہی وارد نہیں ہوگا۔

فرمایا کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا ...الخ میں اسی طرف اشارہ ہے کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمہ ہے وہ بجالائے۔ یہ نہ کرے کہ اگر پانی بیس ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے تو وہ صرف دو ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے... لوگ دنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض اسی میں ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے لیے ایک کانٹے کی بھی درد برداشت کرنا پسند نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہماری راہ کے مجاہد راستہ پاویں گے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس راہ میں پیمبر کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنا ہو گا ایک دو گھنٹے کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں ہے۔

پھر توبہ و استغفار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ توبہ اور استغفار حصول الی اللہ کا ذریعہ ہے... صحابہ کی زندگی میں دیکھو بھلا انہوں نے محض معمولی نمازوں سے ہی وہ مدارج حاصل کر لیے تھے۔ نہیں! بلکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے واسطے اپنی جانوں تک کی پروا نہیں کی اور بھیڑ بکریوں کی طرح قربان ہو گئے جب جا کر ان کو یہ رتبہ حاصل ہوا۔

یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت ایک اضطرار اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لیے بھی ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے... یہ بھی یاد رکھو کہ سب سے اول اور ساری دعاؤں کا اصل اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے جب یہ دعا قبول ہو جاوے اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو انسان کی دوسری دنیاوی ضرورتوں کے لئے ہیں ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتی وہ خودبخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے... دعا بھی ایک مجاہدے کو چاہتی ہے جو شخص دعا سے لاپروائی کرتا اور اس سے دُور رہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا اور اس سے دُور ہو جاتا ہے۔ جلدی اور شتاب کاری یہاں کام نہیں دیتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس رمضان کو ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق جوڑنے والا بنا دے۔

دنیا کے حالات کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہ کاریوں سے بچائے اور ان کو عقل دے کہ یہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والے ہوں۔

حضور نے فرمایا نمازِ جمعہ کے بعد مَیں ایک ویب سائٹ اور موبائل ایپلی کیشن کا اجرا کروں گا جو ایم ٹی اے نے بنائی ہے۔ اس میں تین سَو تیرہ بدری صحابہ کے متعلق میرے خطباتِ جمعہ کو جمع کیا گیا ہے۔ اس ویب سائٹ پر قارئین بدری صحابہ کے متعلق بنائی گئی پروفائلز کو پڑھ سکتے ہیں۔ ہر صحابی سے متعلق سوال و جواب کا ایک کوئز موجود ہے اسی طرح مفید نقشے اور مشکل الفاظ اور ناموں کا عربی تلفظ بھی سنا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس ویب سائٹ کو لوگوں کے لیے فائدے کا موجب بنائے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ